اگنی ٹو کے بعد غوری اور شاہین

عزیز بن انور

ایک مرتبہ ایک دھوبی گھر کی رکھوالی کے لئے ایک کتا لے آیا۔ جو بہت کڑوا تھا چوروں سے گھر کی رکھوالی کرنا تو بعد کی بات وہ سارا دن گلی کی چھوکھٹ پر بیٹھا رہتا اور جو بھی گلی سے گزرتا۔ اسے کاٹ لیتا۔ رات تو کیا دن کو بھی ڈر کا مارا اس گلی سے کوئی نہ گذرتا۔ اس کتے کی بہادری کی چار دانگ عالم میں شہرت ہوئی کہ وہ گلی سے کسی کو گزرنے نہیں دیتا تو ایک آدمی نے کہا کہ میں دیکھتا ہوں کہ وہ کتنا بہادر ہے۔ تماشا بینوں کا ایک ہجوم اس کے ساتھ ہو گیا۔ جب وہ گھر کے قریب پہنچا تو کتے نے بھونکنا شروع کر دیا لیکن وہ آدمی بے خوف کتے کی جانب بڑھنے لگا۔ جونہی وہ کتے کی طرف ایک قدم اٹھاتا تھا۔ وہ ایک قدم پیچھے کی طرف ہٹ جاتا وہ آدمی مسلسل کتے کی طرف بڑھتا رہا اور کتا پیچھے ہٹتا رہا۔ یہاں تک کہ کتے نے دم دبا کر غسل خانے میں جا پناہ لی۔ تب اس کی بہادری کی قلعی کھل گئی۔

یہود و ہنود دنیا کی دو ایسی قومیں ہیں جن پر کبھی اعتبار کیا جا سکتا ہے نہ ان کی دوستی پر بھروسہ کیا جا سکتا ہے کیونکہ یہ مادہ پرست' مطلب پرست' کینہ پرور اوردھوکہ باز ہیں۔ اس لئے ان کے دعوؤں کا کوئی اعتبار نہیں ہے نہ ان پر کسی قسم کا انحصار کیا جا سکتا ہے۔ مدینہ منورہ کے یہود نے کٹھن وقت میں نبی اکرم ﷺ کے ساتھ کئے گئے تمام معاہدے توڑ دیئے اور ہندو قوم بھی انہی کی پیروکار ہے۔ جب مدمقابل طاقتور اور مضبوط ہو اور ان کی شکست یقینی ہو تو ہتھیار پھینک کر اس کی برتری کا دم بھرنے لگ جاتے ہیں اور امن و آشتی کا ورد کرنے لگتے ہیں۔ لیکن جونہی مخالف اپنے سے کمزور پایا تو فوراً آنکھیں نکالنا شروع کر دیں۔ ضرورت پیش آئی تو گدھے کو بھی باپ بنا لیا۔ جونہی مطب نکلا اپنے اصلی باپ سے بھی انکار کر دیا۔

> **یہود و ہنود دنیا کی دو ایسی قومیں ہیں جن پر نہ تو کبھی اعتبار کیا جا سکتا ہے اور نہ ان کی دوستی پر کبھی بھروسہ کیونکہ یہ مادہ پرست' مطلب پرست' کینہ پرور اور دھوکہ باز ہیں۔**

۱۹۴۷ء میں جب برصغیر قبضہ انگریز سے آزاد ہوا اور مسلمانوں نے پاکستان کی صورت میں ایک الگ ملک بنا لیا تو صدیوں غلامی کی بیڑیوں میں جکڑی رہنے والی قوم کو آزادی راس نہ آئی اور انگریز کا دست جبر اٹھتے ہی خباثتیں شروع کر دیں۔ ایک طرف حیدر آباد دکن میں پر فوجیوں نے قبضہ کرکے پاکستان کو ایک ریاست سے محروم کر دیا۔ دوسری طرف مسلم اکثریت والے علاقے ریاست جموں و کشمیر میں یہ کہتے ہوئے فوجیں داخل کر دیں کہ کشمیر کے راجہ نے بھارت سے الحاق کر لیا ہے۔ جبکہ ابھی تک الحاق والی دستاویز نہیں دکھا سکا۔ لیکن جب مجاہدین اسلام کے ہاتھوں بھارتی فوج کو پے در پے شکستیں ہونے لگیں تو اقوام متحدہ کا دروازہ کھٹکھٹایا جس نے کنٹرول لائنوں کو حد بندیاں قرار دے کر جنگ روک دی اور رائے شماری کا آرڈر جاری کیا۔ جونہی جنگ بندی ہوئی اقوام متحدہ کی تمام قرار دادوں سے منحرف ہو گیا۔

اب تک بھارت کی پاکستان سے تین جنگیں ہو چکی ہیں۔ تیسری جنگ میں وہ پاکستان کو دولخت کرنے میں کامیاب ہو گیا تو بھارتی وزیراعظم اندرا گاندھی نے کہا کہ آج ہم نے دو قومی نظریے کو خلیج بنگال میں غرق کر دیا ہے۔ لیکن ہم ہمیشہ اس کے ساتھ محبت و وفاداری کا دم بھرتے رہے کس نے اس کے لئے تجارت کے دروازے کھول دیئے کس نے بھارت کو بچانے کے لئے سکھوں کی قوت کو توڑ کر نہ صرف ہماری خارجہ پالیسی کی خلاف ورزی کی بلکہ بھارت کو بہترین دوست قرار دیا اور کسی نے بھارت کی ثقافتی یلغار کے سامنے سے کواڑ کھول کر ہماری نسل نو کو ناقابل تلافی نقصان پہنچایا۔ تبھی کانگرس کی صدر "سونیا گاندھی" نے کہا تھا کہ "اب پاکستان سے جنگ کرنے کی ضرورت نہیں اب ہماری ثقافت نے اسے فتح کر لیا ہے" لیکن ہمارے حکمرانوں نے تجاہل عارفانہ کے طور پر آنکھیں بند کئے رکھیں۔

بھارت نے پرتھوی اور پھر اگنی کا تجربہ کرکے پاکستان کے امن کو خطرے میں ڈال دیا

جس میں ایڈوانی نے طرح طرح کے بیانات بھونکے تو پاکستان نے غوری کا تجربہ کرکے ان کی زبانیں بند کر دیں۔ پھر ۱۱ مئی ۱۹۹۸ء کو بھارت نے پانچ ایٹمی دھماکے کر ڈالے تو اس کی آنکھیں بدل گئیں اور پاکستان کو نہ صرف دھمکیاں دینی شروع کر دیں بلکہ بھارت و اسرائیل گٹھ جوڑ سے پاکستان پر بھرپور حملے کی تیاری کر لی جو بروقت پتہ چلنے پر ان کا منصوبہ ناکامی سے دو چار ہوا۔ اس کے ٹھیک سترہ دن بعد پاکستان نے ان سے زیادہ طاقتور چھ دھماکے کر دیئے تو واجپائی اور ایڈوانی دم دبائے امن و شانتی کا ورد کرنے لگے۔

یہود و ہنود کی اس عادت کی نہایت واضح انداز میں تصویر کشی کی ہے۔

"اے مسلمان جو مسلمان نہ ہوں ان کو اپنا ہمراز نہ بناؤ وہ تمہاری خرابی میں کچھ کمی نہیں کرتے' تمہاری تکلیف سے ان کو خوشی ہوتی ہے ان کی باتوں سے دشمنی کھل گئی ہے اور جو دشمنی ان کے دلوں میں چھپی ہوئی وہ اس سے بھی زیادہ ہے ہم نے تم سے سچے کی بات کہہ دی ہے اگر تم سمجھ سکو۔ سنتے ہو تم ان کے دوست ہو وہ تمہارے دوست نہیں---- اگر تمہارا فائدہ ہو تو ان کو برا لگے اور جو نقصان ہو تو وہ خوش ہوتے ہیں اور اگر تم صبر اختیار کر لو اور ان کی (دوستی) سے بچے رہو تو انکے فریب سے تمہارا کچھ بھی نہیں بگڑے گا (اس لئے) وہ جو کچھ کر رہے ہیں اللہ کو معلوم ہے۔ (آل عمران ۱۲۰)

اس کے باوجود ہمارے حکمرانوں نے ان سے محبت کی پینگیں ڈالنا شروع کر دیں اور تجارت ثقافت' بس ڈپلومیسی اور کھیل کے میدانوں میں تعلقات پیدا کرنے شروع کئے اور ماضی کی تمام رقابتیں بھول کر پاک بھارت دوستی کا نعرہ بلند کیا جو دو قومی نظریے کی کھلی خلاف ورزی تھی۔ اس پر بس نہیں دوستی کے بین ثبوت کے لئے نواز شریف نے مسلمانوں اور اسلام دشمن بھارتی وزیراعظم اٹل بہاری واجپائی کو پاکستان کے دورے کی دعوت دے ڈالی جسے شرف قبولیت سے نوازتے ہوئے بھارتی وزیراعظم نے ۱۹ فروری کو پاکستان کا دورہ کیا۔ مینار پاکستان اور قلعہ لاہور میں دورے کے اختتام پر ۲۰ فروری کو "اعلان لاہور" کے نام پر مشترکہ اعلامیہ جاری ہوا جس کو اپریل کے شمارے میں دلائل سے ہم نے ثابت کیا تھا کہ اعلان لاہور اور اس سے قبل کرکٹ اور ہاکی میچ اور بس ڈپلومیسی یہ سب امریکہ کا تیار کردہ کھیل تھا جو خوب احسن طریقے سے کھیلا گیا۔

امریکہ جنوبی ایشیاء میں چین کا سحر توڑنے کے لئے بھارت کو علاقے کا چوہدری بنا کر چین کے مدمقابل کھڑا کرنا چاہتا ہے۔

وزیراعظم نواز شریف صاحب نے "اعلان لاہور" کو "قرار داد لاہور" کی طرح معنی خیز قرار دیا جبکہ مسٹر واجپائی نے لاہور پہنچ کر آنے والے وہ دیومالائی چولا دھلی پہنچتے ہی آئندہ پھر دھوکہ دہی کے لئے سنبھال کر رکھتے ہوئے فرمایا کہ "پاکستان اعلان لاہور کی رو سے کشمیر میں جنگ بندی کا پابند ہے" اور اس قسم کے اور بہت سارے بیان دے کر جہاں اعلان کی حیثیت واضح کر دی وہاں پر اپنی منافقت کو بھی پوری دنیا پر واضح کر دیا۔ اس کے باوجود ہمارے دانشور بغلیں بجا رہے تھے۔ دورائے واجپائی کو پاکستان کی عظیم فتح قرار دے رہے تھے۔ پاک بھارت دوستی کے لئے ٹریک ٹو پالیسی پر سر دھڑ کی بازی لگا رہے تھے اور پچاس برس میں پہلی مرتبہ پاکستانی سکھوں کو یاترا کے لئے بھارت بھیجا گیا اور پاکستان میں بھی سکھوں کی عوامی اور سرکاری سطح پر پزیرائی ہو رہی تھی تو بھارت اس خدشے کے پیش نظر کہ اس کا امن و سلامتی اور تمام متنازعہ مسائل کا حل مذاکرات کے ذریعے کرنے کا جو ڈرامہ بنایا تھا وہ کہیں حقیقت کا روپ دھار کر خود بھارت کے لئے مصیبت نہ بن جائے۔ ۱۱ اپریل کو ۲ ہزار کلومیٹر مار کرنے والے میزائل اگنی ٹو کا تجربہ کرکے اعلان لاہور ہی کے پرخچے اڑا دیئے۔ نہ رہے بانس نہ بجے بانسری' اس تجربے کا اعلان کرتے ہوئے مسٹر واجپائی نے کہا کہ بھارت نے اگنی ٹو کا کامیاب تجربہ کرکے اس خطے میں طاقت کا توازن اپنے حق میں کر لیا ہے اور کمال شفقت کا مظاہرہ کرتے ہوئے فرمایا "ہم کسی غیر ایٹمی ملک کے خلاف ایٹمی ہتھیار استعمال نہیں کریں گے۔" گویا وہ بالفاظ خفی پاکستان اور چین کو دھمکی دے رہے تھے۔ لیکن مسٹر ایڈوانی نے یہ کمی بھی پوری کر دی اور کہا کہ "ہم دفاعی معلومات میں امریکہ کا دباؤ ہرگز قبول نہیں کریں گے اور اب ہم اگنی تھری کا تجربہ کریں گے جس سے بیجنگ کو بھی نشانہ بنا سکتے ہیں کیونکہ اس کی رینج ساڑھے تین ہزار کلومیٹر ہے۔

بھارت نے ایسے وقت پر کیا ہے جب مذاکرات جاری تھے۔ اگنی ٹو کا تجربہ کرکے پاکستان کی امن کوششوں کو سبوتاژ کیا ہے اور یہ کوئی نئی بات نہیں بلکہ ہماری باون سالہ تاریخ یہی بتاتی ہے کہ جب بھی کسی معاملے پر اور خاص طور پر مسئلہ کشمیر پر مذاکرات ہوئے بھارت نے کوئی نہ کوئی شرارت کرکے مذاکرات کو بے نتیجہ بنانے کی بھرپور کوشش کی۔

اگنی ٹو کا تجربہ مارچ کے پہلے ہفتہ میں کرنا تھا جسے تاخیر کے ساتھ ۱۱ اپریل کو کیا اس کی وجہ تو یہ تھی کہ مارچ میں واجپائی کا دورہ پاکستان ابھی نیا نیا تھا جس کی وجہ سے مغرب اور خصوصا امریکہ واجپائی سے خوش تھے تو بھارت نہیں چاہتا تھا کہ وہ پوری دنیا کی تنقید کا نشانہ بن جائے لیکن جب مذاکرات کا ڈرامہ حقیقت کا روپ دھارنے لگا تو اعلان کے اثرات کو زائل کرنے کے لئے

ضروری تھا کہ اگنی ٹو کا تجربہ کیا جاتا۔ دوسری وجہ جو سمجھ میں آتی ہے وہ یہ تھی کہ "ناڈی ایم کے پارٹی کی صدر "جے للیتا" جس پر بی جے پی کی حکومت کا انحصار ہے بھی گاہے بگاہے دھمکیاں دے رہی تھی تو مسٹر واجپائی نے یہ سمجھا ہو گا کہ اگر ایسا برا وقت آگیا ہے تو اس کا اثر زائل کرنے کیلئے اگنی ٹو کا تجربہ موثر ہتھیار ہے اور اب جب یہ وقت آگیا تو بلا کسی تاخیر کے مسٹر واجپائی نے اپنے آپ کو بھارت محسن ثابت کرکے زیادہ سے زیادہ ووٹ حاصل کرنے کے لئے اگنی ٹو کا تجربہ کر دیا۔ لیکن اس ڈوبتی کشتی کو اگنی ٹو بھی سہارا نہ دے سکا۔

یہاں پر ان منافق دوستوں کا ذکر کئے بغیر آگے نہیں چل سکتا جن پر ازمام پاکستان ۵۲ برس سے انحصار کئے بیٹھے ہیں کیا انہوں نے ہر موقع پر نہ صرف ہماری حمایت سے ہاتھ کھینچ لیا بلکہ مخالفین کے ساتھ مل کر ہمیں نقصان پہنچانے کی بھرپور کوشش کی۔ ایٹمی دھماکے ہوں یا اپنے تحفظ کی خاطر کوئی دفاعی اقدام اٹھانے لگے تو ہم پر دباؤ ڈالا گیا اور پابندیوں کی دھمکیاں دے کر دفاعی اقدام نہ اٹھانے کی تلقین کی گئی۔ اب بھی جب بھارت نے اگنی ٹو کا تجربہ کیا تو امریکہ اور برطانیہ نے ہمیں فریب دینے کے لئے اس کو سرسری دھمکی دے کر پاکستان پر غوری ٹو کا تجربہ نہ کرنے کے لئے دباؤ ڈالا گیا۔ اس بات سے کون واقف نہیں کہ بھارت جو کچھ کر رہا ہے اس پر اسے امریکہ اور اسرائیل کی نہ صرف حمایت حاصل ہے بلکہ بھرپور مدد اور تحفظ بھی مل رہا ہے۔ مغرب اور امریکہ جنوبی ایشیاء میں چین کا سحر توڑنا چاہتے ہیں۔ اس لئے وہ بھارت کو علاقے کا چوہدری بنا کر چین کے مدمقابل کھڑا کرنا چاہتے ہیں۔ جس کی یہ بڑی واضح مثال ہے کہ اگنی ٹو کا تجربہ ایسے وقت میں کیا گیا جب چین کی غیر معمولی ٹیم "لی پنگ" کی قیادت میں پاکستان کے دورے پر تھی۔ اس میں چین کے لئے واضح دھمکی تھی۔ بھارت کے ایٹمی دھماکے اور موجود میزائل پروگرام امریکہ کے اشارے پر کیا جا رہا ہے بلکہ اس کی پالیسی کا باقاعدہ حصہ ہے۔ اگر ایسا نہیں تو بھارت کو ایٹم بم دو ہزار اور ساڑھے تین ہزار کلومیٹر مار کرنے والے میزائل کے تجربات کی کیا ضرورت ہے۔ اگر وہ بیجنگ کو نشانہ بنانے کے لئے میزائل بنانا چاہتا ہے تو اس کا مطلب اس کے سوا اور کیا ہو سکتا ہے کہ وہ خطے میں سپرپاور بن کر ابھرنا چاہتا ہے۔ یہاں بھارتی وزیر دفاع کے اس بیان پر بھی غور کیجئے کہ " بھارت اپنے دفاع کے سلسلہ میں کسی دباؤ کو قبول نہیں کرے گا اور اگنی ٹو کے تجربے کے بعد اب بھارت کو کوئی دھمکی نہیں دے سکتا ہے۔ تو سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ جنوبی ایشیاء میں بھارت کے علاوہ کونسا ملک جارحانہ عزائم رکھتا ہے؟ یہ صرف بھارت ہی ہے جو علاقے کے چھوٹے اور کمزور ممالک کو ہڑپ کرنے کا خواہاں ہے۔ اس لئے بھارت کی اسلحہ سازی اپنے دفاع کے لئے نہیں بلکہ علاقے میں چوہدری بننے کے لئے ہے۔

> **ہماری باون سالہ تاریخ پکار پکار کر بتا رہی ہے کہ بھارت ایک سانپ ہے جتنا بھی دودھ پلالیں اسے اپنا نہیں بنایا جا سکتا موقع پانے پر وہ فوراً آپ کو ڈسے گا۔**

پاکستان اللہ کے فضل سے کمزور نہیں بلکہ ایٹمی قوت ہے اور اس کی افواج دشمن کے ہر ہتھکنڈے کا منہ توڑ جواب دینے کی بھرپور صلاحیت رکھتی ہیں۔ ایٹمی دھماکوں کی طرح پاکستان نے اب بھی غوری ٹو اور شاہین ون کا بروقت کامیاب تجربہ کرکے یہ ثابت کر دیا ہے کہ علاقے میں بھارتی برتری کا خواب کبھی شرمندہ تعبیر نہیں ہو سکتا۔ مگر سوچنے کی یہ بات ہے کہ آخر ہم کیوں ہندو بنئے کی چال میں آ جاتے ہیں اور بھارت کی طرف کس امید سے دوستی کا ہاتھ بڑھاتے ہیں جبکہ ہماری باون سالہ تاریخ ہمیں پکار پکار کر ہمیں کہہ رہی ہے کہ بھارت ایک سانپ ہے جسے جتنا بھی دودھ پلالیں اسے اپنا نہیں بنایا جا سکتا اور جونہی اسے موقع ملے گا وہ آپ کو ڈنگ مارنے سے معاف نہیں کرے گا۔ ہندو بنئے کی طرف دوستی کا ہاتھ نہ بڑھائیں جو آپ کو نقصان پہنچانے کا کوئی بھی موقع ہاتھ سے جانے نہیں دیتا نہ آئندہ امید کی جا سکتی ہے۔ کیا بھارتی ہائی کمشنر کا یہ بیان بھارت نوازوں کی آنکھیں کھول دینے کے لئے کافی نہیں ہے کہ اگنی ٹو کا تجربہ اعلان لاہور کے مطابق ہے" کیا اعلان لاہور سے بھارت کو علاقے کی چوہدراہٹ کا لائسنس مل گیا ہے۔ اگر واقعی لاہور یہی مطلوب و مقصود ہے تو پھر اعلان جاری کرنے والے قومی مجرم اور بد دیانت لوگ ہیں اور اگر اعلان لاہور کا مطلب اس کے برعکس ہے تو پھر مستقبل میں بھی پاکستان کو بھارت کے لئے ترنوالہ نہیں بننے دیا جائے گا۔

فرمان محمد صلی اللہ علیہ وسلم

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قیامت کے دن آپ کی شفاعت سے سب سے زیادہ سعادت کسے ملے گی؟

آپ ﷺ نے فرمایا اے ابو ہریرہ! مجھے یقین تھا کہ تم سے پہلے کوئی اس بارے میں مجھ سے سوال نہیں کرے گا کیونکہ میں نے حدیث کے متعلق تمہاری حرص دیکھ لی تھی۔ سنو قیامت کے دن سب سے زیادہ فیض یاب میری شفاعت سے وہ شخص ہو گا جو سچے دل سے لا الہ الا اللہ کہے گا۔